سرسید احمد خاں اور ان کا عہد

Teaching Lecture

Subject : Urdu

Class : B.A. (Hons.) II

Topic : Sir Syed Ahmad Khan aur unka ahad

Author : Dr. Fatahullah Quadri

Lecture Series No. : 13

سرسید احمد خاں ایک ایسی شخصیت اور معتبر روایت کا نام ہے، جس نے قومی اور ملی زندگی کے ہر شعبہ میں ہماری رہبری اور رہنمائی کی اور اس کی اصلاح وترقی کا سامان کیا اور یہ واقعہ ہے کہ ہماری زندگی کا ہر گوشہ اس مرد درویش کے احسان سے گراں بار ہے، ایسے حالات میں جب کہ انگریزوں کے ظلم وجور کا بازار گرم تھا اور مسلمان بن کے جینا دشوار تھا، سرسید نے اپنی بھرپور صلاحیتوں کا استعمال کر کے قوم میں حوصلہ مندی اور ترقی کے جذبات پیدا کئے، انگریزوں کی غلط پالیسیوں کو واضح کیا، حتی کہ انگریزوں کو اپنے رویہ پر غور کرنے پر مجبور کر دیا۔

شخصیت اور سوانح

سرسید کی شخصیت عظمت وبلندی سے عبارت ہے قدرت نے انہیں متعدد اوصاف سے نوازا تھا ان کی سب سے بڑی خصوصیت ان کی قومی ہمدردی کے جذبات سے لبریز ہونا ہے انھوں نے ہر شعبہ میں جدت واختراع سے کام لیا وہ چاہتے تھے کہ مسلمان، مسلمان بن کر رہیں مگر جدید ایجادات واختراعات سے بھی ہمکنار ہو۔

سرسید احمد خاں ۱۷/اکتوبر ۱۸۱۷ء میں دہلی کے نہایت معزز شریف خاندان میں پیدا ہوئے، ان کے والد میر متقی بڑے نیک اور زاہد تھے والدہ بھی ایک مہذب اور تعلیم یافتہ خاتون تھیں، ان کے جد اعلیٰ عہد شاہ جہان میں دہلی وارد ہوئے اس وقت سے سرسید تک برابر شاہان دہلی کے دربار سے عہدے اور اعزاز والقاب سے نوازے جاتے رہے خود سرسید کو آخری مغل حکمراں بہادر شاہ ظفر نے جوادالدولہ عارف جنگ کے خطاب سے نوازا تھا۔

سرسید نے حسب معمول پہلے قرآن پاک پڑھا پھر عربی وفارسی کی تعلیم کی اور اس میں بڑی مہارات وصلاحیت پیدا کی ۲۲/سال کی عمر میں دہلی کی عدالت صدر امینی میں سررشتہ دار مقرر ہوئے اس کے بعد آگرہ کمشنری میں نائب منشی پھر مین پوری میں منصف ہوئے فتح پور سکری اور دہلی میں بھی وہ منصف کے عہدے پر فائز رہے ۱۸۵۷ء میں بجنور میں مستقل صدر الصدور

بنائے گئے ۱۸۵۷ء میں مرادآباد سب جج پر مامور ہوئے، غازی پور، بنارس اور علی گڑھ میں بھی یہ خدمت انجام دی ۱۸۸۶ء میں ولایت کا سفر کیا، ۱۸۶۸ء میں انگریزی حکومت نے سی، ایس, آئی (C,S,I) کا خطاب اور تمغہ عطا کیا ۱۸۷۰ء میں ہندوستان واپس آئے ۲۴ مئی ۱۸۷۵ء میں مدرسۃ العلوم علی گڑھ کی بنیاد ڈالی ۱۸۷۶ء میں ملازمت سے سبکدوش ہوئے اور خود کو قومی خدمت کے لئے وقف کر دیا، ۲۸/ مارچ ۱۸۹۸ء میں اکیاسی برس کی عمر علی گڑھ میں انتقال کیا اور وہیں کی خاک کا پیوند ہوئے۔

سرسید کی شخصیت میں بہت سی خوبیاں تھیں لیکن ان کا سب سے بڑا کارنامہ مسلمانوں کی علمی و تعلیمی زندگی میں انقلاب پیدا کرنا ہے اور یہی وجہ ہے کہ انھوں نے ہمیشہ اپنے علمی کام کو جاری رکھا اس کی تفصیل آگے آئے گی۔

سرسید کے اندر قومی ملی ہمدردی کوٹ کوٹ کر بھرتی تھی چنانچہ وہ پوری عمر ملک وقوم کی بھلائی اور اصلاح و ترقی کے لئے کوشاں رہے وہ جدت پسند تھے، اس سے انھوں نے جس موضوع پر قلم اٹھایا جس کام کو شروع کیا اس میں جدت پیدا کرنے کی کوشش کی وہ چاہتے تھے کہ مسلمان اس قدر ترقی حاصل کریں کہ اپنا کھویا ہوا وقار دوبارہ وقار حاصل کرسکیں، اس مقصد کے تحت انھوں نے کتابیں لکھیں مضامین اور خاص اسی مقصد کے حصول کے لئے مدرسۃ العلوم اور سائنٹی فک سوسائٹی قائم کی، غرض سرسید اپنے عہد کے سب سے بڑے مصلح اور اعلیٰ۔

❁❁❁❁❁❁❁❁